www.pdfbooksfree.pk

تاریکی کا دیوتا

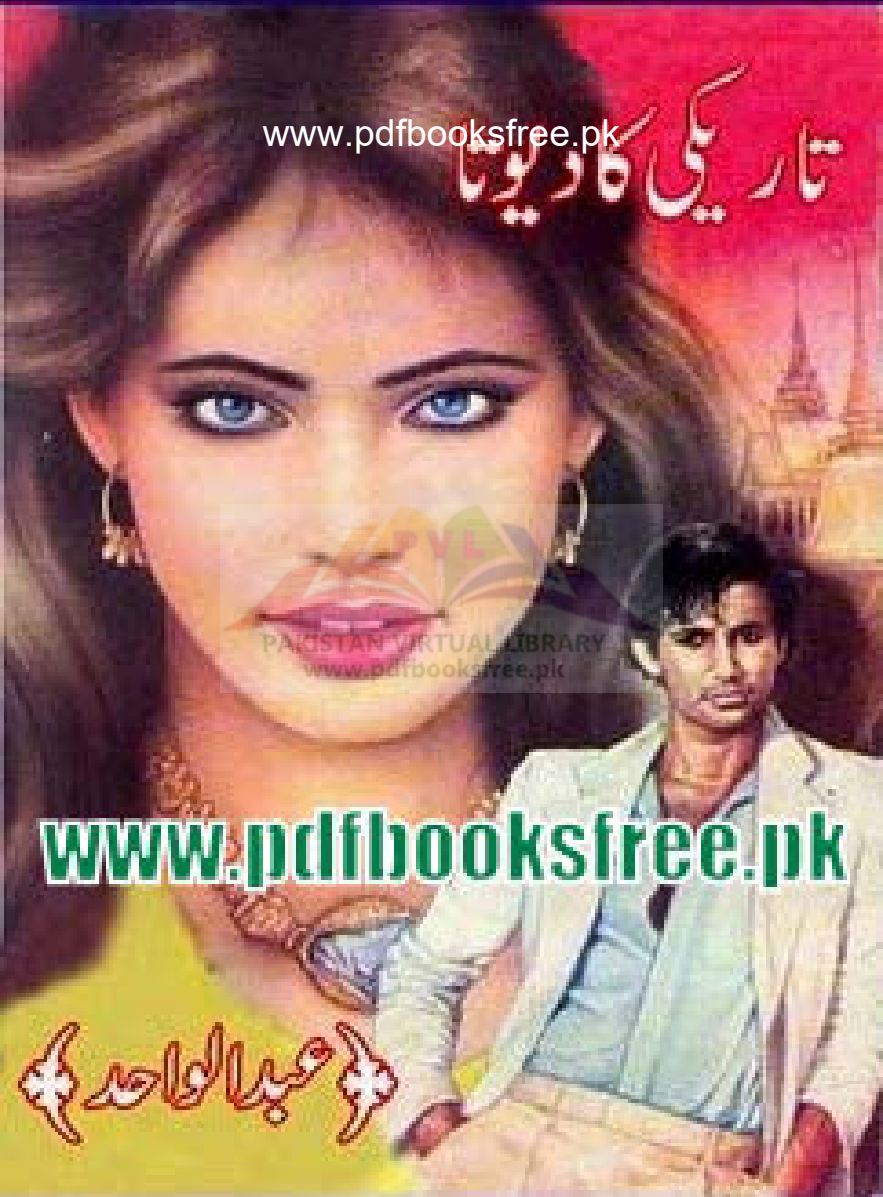

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

www.pdfbooksfree.pk

عبدالواحد

www.pdfbooksfree.pk

"تاریکی اور گناہ کے عظیم دیوتا!" خون سے اپنی پیاس بجھا! اور ہمیں ان بند کمروں میں لے چل، جہاں ہم گندی، اور نفرت انگیز بدکاریوں میں مشغول ہو سکیں۔" "میری" گناہ کے دیوتا کی سب سے بڑی کاہنہ، سامنے اسٹیج پر برہنہ کھڑی ہیجانی انداز میں چیخ رہی تھی۔ اس کے برہنہ جسم سے تابنے جیسی شعاؤں کا انعکاس ہو رہا تھا۔

"گران ژو میں" "دیوتا ووڈو" کو پکارا جا رہا تھا۔ ساتھ ساتھ میری، اپنے جسم کے پیچ و خم کو اجاگر کر رہی تھی، اشارے فحش تر غیر مہذب، خوفناک اور غلیظ ہوتے گئے۔ چند ہی لمحے پہلے اس نے اپنے خالی ہاتھوں سے ایک سفید مرغی کی قربانی کی تھی، جس کے خون سے اس کا پرشباب سینہ سرخ ہو رہا تھا۔ اس زمین دوز ہال نما کمرے میں، چاروں طرف نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی فضاؤں میں دیوتا "ووڈو" کے پرستاروں کی شدت جذبات میں ڈوبی ہوئی کراہیں گونج

رہی تھی' فضا بوجھل اور ماحول آسیبی تھا۔

"تاریکی کے عظیم دیوتا! تم یہاں ہمارے درمیان موجود ہو۔۔۔!"

"میری" کی ہیجانی چیخ تیز تر ہوتی گئی' تم ہمارے درمیان ہو۔! تم مجھے قبول کر رہے ہو' میں تمہاری ہوں۔۔۔!" کمرے میں شاید کوئی داخل ہوا تھا کوئی غیر ہستی! شاید وہ سایہ جو میری' کے جسم پر پڑا ہوا تھا۔ جس نے میری کا حسین و جمیل چہرہ ہوس اور نفسانی خواہشوں کے دباؤ سے سرخ ہو رہا تھا۔

میرے ذہن نے محسوس کیا "دوڈو" دیوتا اس وقت عقیدت مندوں کے درمیان موجود ہے' وہ اپنے ماننے والوں کو زبردستی یا بہ رضامندی جیسے بھی ہو زمان اور مکان کی قید سے آزاد کرا کر جہنم کے دروازے تک لے جائے گا۔

اچانک وہ خلا ظاہر ہوا تھا۔ جس کے اندر جھانکنے پر سوائے تاریکی کے

www.pdfbooksfree.pk

اور کوئی شے نظر نہیں آتی تھی' نیچے سطح کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ چند لمحے پیشتر وہ جگہ جہاں اب خلا تھا' ایک ٹھوس پتھریلی سطح تھی۔ پھر اچانک خلا نمودار ہوا تھا' میں نے اپنا ایک پاؤں اس کے اندر رکھا تھا اور پھر اس خلاء کے اندر میں معلق تھا' پھر "میری" نے اپنے خالی ہاتھوں سے اس سفید مرغ کی قربانی کی تھی اس کے خون سے اپنے جسم کو تر کیا تھا اور مردہ مرغ کو اسی خلا میں گرا دیا تھا۔ میں اسے خلا میں گرتا ہوا دیکھ رہا تھا وہ گر رہا تھا' تیزی سے نیچے کی جانب' یہاں تک کہ اب وہ صرف ایک نقطہ نظر آنے لگا تھا۔

"وہ یہاں! ہمارے درمیان ہے!" میری "اسی انداز میں چیخ رہی تھی" وہ ہمارے درمیان ہے! ہم سب اس کے قلمرو میں داخل ہوں گے۔۔۔!" پھر اچانک ہزاروں سورجوں سے زیادہ طاقتور ایک روشنی لمحے بھر کے لئے آنکھوں کو خیرہ کر گئی۔ ایک ڈھول یا شاید گرج

کی آواز کمرے میں گونجی۔ میرے اندر خود بخود حرکت پیدا ہوئی۔ بچا ہی کیا تھا میرے پاس جو مداخلت کرتا' ذہن پہلے ہی ماؤف ہو چکا تھا۔ پھر روکتا کون؟ میں کنارے پر تھا' پھر اس خلا کے اندر میں گر رہا تھا۔ گھومتا' لڑھکتا تحت الثرا کی جانب جس طرح وہ سفید مرغ گرا تھا۔ میرا جہنمی سفر شروع ہو چکا تھا' تاریکی اور گناہ کی جانب' وڈو کی قلمرو میں۔

☆ ☆ ☆

میری وودو کی بڑی کاہنہ کو میں ایک عرصہ سے جانتا تھا۔ وہ میرے گھر کے نزدیک ہی ایک کیفے میں کام کرتی تھی۔ ''میری'' کم عمر تھی لیکن حیرت انگیز طور پر بالغ ہو چکی تھی۔ اس کے متناسب اعضاء اور حسن بھولے چہرے سے جنسی کشش ابلی پڑتی تھی۔ میں بہت دنوں سے اسے دیکھتا رہا تھا۔ روز بروز میرے جذبات برانگیختہ ہوتے گئے' اسے

پانے کی خواہش شدید ہوتی گئی۔ گرمیوں کے دن تھے۔ نیو آرلینز کی روائتی گرمی اپنے شباب پر تھی۔ کہ ایک دن ہمت سے کام لے کر میں نے اس سے اظہار مدعا کر ہی دیا' اس کی مسکراتی نظریں جب میری جانب اٹھیں۔ ''گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران'' انداز غیر سنجیدہ اور مزاحیہ تھا۔

ہماری پہلی ملاقات بدھ کی شب میں ہوئی تھی' کیفے سے کام ختم کرنے کے بعد جب وہ باہر نکلی تو حسب پروگرام میں باہر گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا' تھوڑی دیر کے بعد شہر کے سب سے اعلیٰ تھیٹر میں ہم دونوں تماشہ دیکھ رہے تھے۔ تھیٹر کے بعد میری نے رقص گاہ چلنے کی خواہش کی۔ میں اسے پاس ہی کے ایک کلب میں لے گیا' اس سے قبل میں بہت لڑکیوں کے ساتھ رقص کر چکا تھا۔ لیکن میری کا کسی سے مقابلہ کرنا بیکار تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک ہم دونوں ایک دوسرے سے

www.pdfbooksfree.pk
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

www.pdfbooksfree.pk

چمٹے رقص کرتے رہے' رقص کے دوران بھری محفل میں لوگوں کی نظروں سے بچتے ہوئے وہ اپنے جسم کے پیچ وخم اور اعضاء سے میرے اندر ہیجان پیدا کر رہی تھی' اس کی حرکتیں عروج پر پہنچ چکی تھیں۔ کسی رقص گاہ میں رقص کے دوران کوئی لڑکی کسی لڑکے کو جنسی ہیجان میں مبتلا کر دے گی' قابل یقین نہیں'

''چلو کہیں اور چلیں!'' وہ سانسوں کے درمیان میرے کانوں میں گنگنائی۔ ''میں تمہیں ابھی بہت سی چیزیں دکھانا چاہتی ہوں۔۔۔''

میں نے گاڑی کو راستے کے کنارے روکا۔ راستہ آگے جا کر ایک نم مقام پر ختم ہو گیا تھا۔ جیسے ہی میں نے انجن کو بند کیا وہ میری جانب لپکی' میرے سر کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر بے تحاشہ بوسے لینے لگی۔ اس کے ہونٹ جنسی آگ میں جل رہے تھے۔ بدن تپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔''

جب میں گھر لوٹا تو صبح ہو چکی تھی۔ یہ ہماری پہلی ملاقات تھی جس میں ساری منزلیں طے ہو گئی تھیں۔ جدا ہوتے وقت ایک عجیب بات ہوئی۔ دوسری ملاقات کے لئے میں نے جمعہ کی شب مقرر کی۔ لیکن اس کا اثر جو میری پر ہوا وہ حیرت انگیز تھا۔ ''نہیں!'' لہجے میں سختی تھی۔ ''میں جمعہ کو تم سے کبھی نہیں ملوں گی۔'' لہجہ عجیب وغریب تھا۔

''میں جمعہ کی شب کسی سے بھی نہیں ملوں گی۔'' آخر جمعہ کے علاوہ ہفتہ میں چھ دن اور بھی تھے' میں نے اس پر کوئی دھیان ہی نہیں دیا۔ دن گزرتے گئے ہم ایک دوسرے سے ملتے رہے اور ہر ملاقات اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلی ملاقات کی بہ نسبت شدید تر اور ہیجان خیز ثابت ہوئی۔

ان ملاقاتوں کے دوران کبھی کبھی ''میری'' عجیب وغریب باتیں کیا کرتی' کبھی پوچھتی' کیا میں غیر مرئی طاقتوں کا قائل ہوں' کیا میں

آسیبوں اور روحوں میں یقین رکھتا ہوں۔ کیا مجھے جادو کے بارے میں کچھ جاننے کی خواہش ہے' وغیرہ وغیرہ' اور میں ان باتوں کو حیرانگی سے سنا کرتا اور ٹالنے کے لئے کہہ دیتا۔ "یقیناً!" حالانکہ ان چیزوں کے بارے میں سوچنے پر میں اچھنے میں پڑ جاتا۔

"میرا خیال ہے' تم موزوں رہو گے! ایک دن وہ میری آغوش میں مچلی' ہمیں نئے خون کی ضرورت ہے' جوان خون کی۔" بات میرے سمجھ میں نہیں آئی میں نے مطلب پوچھا۔ جواب میں بولی۔ "وقت آنے پر تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔" اس مختصر سے جواب سے زیادہ میں کچھ بھی معلوم نہ کر سکا۔

ایک شب جدا ہوتے وقت اس نے دوسری ملاقات کے لئے جمعہ کی شب مقرر کی' میں نے حیرت اور تعجب سے پوچھا۔ جواب میں بولی۔ "یہ ملاقات اور ملاقاتوں سے مختلف ہے۔" وہ بات صاف کرتی ہوئی

www.pdfbooksfree.pk

بولی۔ "میں نے اپنے کچھ اور دوستوں کو مدعو کیا ہے۔ یہ محفل میں اپنے دوستوں کے لئے کر رہی ہوں۔" حالانکہ جواب ایک معمہ تھا' لیکن میں نے کوئی پروا نہیں کی۔ میری سب سے بڑی کمزوری اس وقت "میری" تھی۔ میرے بستر کی حسین و جمیل ساتھی' میں اس کے لئے کہیں بھی جانے کو تیار تھا' اور جو کچھ بھی کرنے کے لئے مستعد۔

پروگرام کے مطابق جمعہ کی شب کو میں نے "میری" کو کیفے سے ساتھ لیا۔ کسی نزدیکی ریستوران میں اس نے گاڑی روکنے کی درخواست کی۔ راستے کے کنارے قریب ہی ایک ریستوران میں میں نے گاڑی روکی۔ "میری" اندر سے دو کاک خرید کر لائی۔ میرے حصے کی مشروب کو اس نے ایک پیپر کپ میں انڈیل کر مجھے دیا۔ آج کی شب میں تمہارے نام کا جام پیونگی۔" وہ مسکرائی' جام ٹکرائے' اور میں پی گیا۔ "میری" نے ایک پتہ بتاتے ہوئے مجھے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

چلنے کو کہا۔ پتہ ندی کے کنارے ڈک کے نزدیک ایک مکان کا تھا۔
میں نے اپنی گاڑی کو شہر کے مرکزی حصہ کی جانب موڑ دیا۔ میں ابھی
آٹھ یا دس بلاک آگے گیا ہونگا کہ مجھے چکر آنے لگے' مجھے محسوس
ہونے لگا جیسے کوئی طاقت آہستہ آہستہ مجھے اپنی گرفت میں لے رہی
ہے' شاید اس نے مشروب میں کوئی دوا ملا دی تھی۔ میں نے اسے ایسا
کرتے نہیں دیکھا تھا۔ اور شاید دیکھتا بھی تو احتجاج نہیں کر سکتا تھا'
آہستہ آہستہ میرا ذہن کہیں اور بھٹکنے لگا۔ میں گاڑی میں اسٹیئرنگ
کے پیچھے بیٹھا ڈرائیو کر رہا تھا۔ جسم گاڑی میں موجود تھا لیکن ذہن کہیں
اور خلاؤں میں بھٹکنے لگا تھا' دو ایک لمحوں تک تو میں نے اس احساس پر
قابو پانے کی کوشش کی' لیکن بے سود' عجیب کیفیت تھی میری' میں اپنے
آپ کو خوش خوش محسوس کر رہا تھا' ہر چیز سے بے نیاز تھا' جو کام بھی کر
رہا تھا' اس میں میرے ارادے کو کوئی دخل نہیں تھا۔ خود بخود جہاں

www.pdfbooksfree.pk

جہاں گاڑی روکنی تھی روک دیتا۔ جس جس جانب موڑنے کی
ضرورت ہوتی موڑ دیتا۔ آخر اسی کیفیت کے ساتھ میں "میری" کے
دیئے ہوئے پتہ پر پہنچا۔
میرے ہاتھ کو دباتے ہوئے' دعوت بھری نظروں سے دیکھ کر وہ
گنگنائی "آجاؤ پیارے! ہم گاڑی سے اترے' ہاتھ میں ہاتھ دیئے
ہم مکان کے دروزے تک آئے' اگر میری ذہنی طور پر بھی درست
ہوتی تو میں کبھی اس مکان میں داخل نہ ہوتا۔ مکان خستہ حال اور
آسیبی معلوم ہو رہا تھا۔ فضا سونی سونی اور افسردہ تھی۔ ماحول تاریک
اور گندہ تھا۔ کوئی ایسی طاقت تھی جو اس مکان میں داخل ہونے میں
مزاحمت کر رہی تھی۔ لیکن میں اس کے برخلاف اپنے ذہنی دھندلکے
میں آگے کی جانب بڑھتا گیا' خوشی خوشی' آس پاس کی ہر چیز مجھے
قدرتی اور حسب معمول نظر آئی مجھے ایسا محسوس ہونے لگا۔ جیسے میں

پہلے بھی اس راہ سے گزر چکا ہوں۔

"میری" نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ دروازہ کھولنے والا ایک بھاری بھرکم نیگرو تھا۔ ہم دونوں اندر داخل ہوئے اور مکان کے پچھواڑے بنے ایک زینہ تک پہنچے، جو نیچے کی جانب چلا گیا تھا۔ "پارٹی نیچے اس زمین دوز ہال میں ہے۔" زینہ طے کرتے ہوئے "میری" مجھ سے مخاطب ہو کر بولی۔ "ہم منزل سے قریب تر ہیں۔ زینہ سے گزر کر ہم ایک ہال نما کمرے میں داخل ہوئے جہاں پہلے سے بہت سے لوگ بینچوں پر بیٹھے تھے۔ "میری" مجھے ایک بینچ تک لے گئی۔ اور انتظار کرنے کا کہہ کر کسی جانب چلی گئی۔

میں اطمینان سے بینچ پر بیٹھ گیا۔ کمرے کی فضا مجھے حسب معمول لگی یا پھر میرا ذہن ہی ایسا ہو رہا تھا جو اس تبدیل شدہ آسیبی ماحول کو حسب معمول سمجھ رہا تھا۔ ہال کمرہ نیم تاریک تھا۔ سامنے ایک اسٹیج نما

www.pdfbooksfree.pk

جگہ بھی تھی جس پر ٹھوس تانبے کا التار بنا ہوا تھا۔ میں یقین کے ساتھ تو نہیں کہہ سکتا، کیونکہ مجھے ٹھیک سے یاد بھی تو نہیں۔ پتہ نہیں کتنی دیر تک میں بیٹھا رہا تھا یا شاید مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی تھی، شاید خواب دیکھ رہا تھا جب میں چونکا تو فضا ڈھول کی آواز سے گونج رہی تھی۔ ڈھول عجیب و غریب تال سے بجایا جا رہا تھا۔ سب لوگ کھڑے ہو گئے تھے، میں بھی مشینی انداز میں خود بخود کھڑا ہو گیا نہ جانے کیوں؟

اچانک "میری" اسٹیج پر نمودار ہوئی، بالکل برہنہ ایک ہاتھ میں چاقو لئے۔ میں نے دیکھا لیکن مجھے کوئی تشویش، حیرت یا نفرت پیدا نہیں ہوئی۔ گویا یہ سب باتیں حسب معمول اور عین فطرت کے مطابق تھیں۔ گویا کسی شخص کی گرل فرینڈ کا اس طرح بھرے مجمع میں بے حیائی کے ساتھ ایک ہاتھ میں چاقو لے کر آ جانا کوئی حیرت انگیز بات نہیں تھی۔ پھر میں نے دیکھا سامنے التار پر کھڑی "میری" ہیجان

انگیز اور غیر اخلاقی حرکات کر رہی تھی، وہ چیخ چیخ کر کچھ پڑھ رہی تھی۔ ساتھ ساتھ اپنے جسم کو مختلف انداز سے بل دے رہی تھی فحش حرکات اور اشارے کر رہی تھی، اس کے بہت الفاظ میری سمجھ سے باہر تھے۔

"ہم ناگ دیوتا" کے پرستار ہیں۔" وہ چیخ رہی تھی ہم اس عظیم دیوتا کے پجاری ہیں جو جنگلوں پر حکومت کرتی ہے جو خشکی اور تری کو پھیلانگتی ہوئی گزر جاتی ہے" کو کچھ دیر تک تعریف کا یہ سلسلہ جاری رہا "میری" کی آواز اور تال سے میں سحر زدہ ہو رہا تھا۔

پھر اچانک ایک حیرت انگیز بات ہوئی وہ احساس جو "کاک" استعمال کرنے کے بعد مجھ پر طاری ہوا تھا، اب آہستہ آہستہ ختم ہوتا جا رہا تھا مجھے محسوس ہونے لگا کہ جیسے میں کسی گرفت سے آزاد ہو رہا ہوں اور پھر چند لمحوں میں بعد آزاد تھا اپنے ہوش میں۔۔۔ اور اردگرد کے ماحول سے باخبر۔

www.pdfbooksfree.pk

"ووڈو"! یہ آواز میرے ذہن میں گونجی اور میرے جسم میں فوراً خوف کی ایک لہر دوڑ گئی میرے اندر اب مخالف جذبہ ابھرنے لگا، میں نے "میری" کو دیکھا، اس کے فحش اشاروں کو دیکھا اور مجھے اس سے کراہیت محسوس ہونے لگی۔ نفرت کا جذبہ پیدا ہوا۔ اس نفرت انگیز آسیبی ماحول سے نکل بھاگنے کی خواہش شدید ہوتی گئی۔ لیکن میں عمل کرنے کے قابل نہیں رہا۔ میں اپنے آپ کو نحیف اور کمزور پا رہا تھا۔ خود کو بیمار محسوس کر رہا تھا دماغ اور ذہن معمول پر آ چکے تھے لیکن قوت عمل اور قوت فیصلہ ختم ہو چکی تھی، میں سحر زدہ لاچار اپنی جگہ کھڑا اسٹیج کی جانب "میری" کی غلیظ حرکتوں کو دیکھ رہا تھا میں نے محسوس کیا، میں چند قدم آگے یا پیچھے کی طرف تو جا سکتا ہوں لیکن جب میں نے سامنے دروازے سے نکل بھاگنے کا ارادہ کیا تو میری کی ہمت جواب دے گئی، ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے پاؤں میں زنجیر ڈال

دی ہو۔

جس نیگرو نے ہمارے لئے دروازہ کھولا تھا ایک برف کی طرح سفید مرغ لے کر کمرے میں داخل ہوا اور اس سفید مرغ کو اس نے "میری" کے حوالے کر دیا جو اسے اپنے دونوں ہاتھوں سے تھامے چیخ رہی تھی۔۔۔خون۔۔۔!قوت۔۔۔!۔۔۔قربانی۔۔۔اور بدی کے عظیم دیوتا قربانی قبول کر۔۔۔!۔

میں خوف و دہشت سے کانپتا ہوا یہ سب منظر دیکھ رہا تھا۔میرے چاروں جانب شیطانی قوتیں محو رقص تھیں۔اسی دوران اس ٹھوس پتھریلی سطح میں وہ خلاء نمودار ہوا تھا پھر "میری" نے اس سفید مرغ کو چیر پھاڑ کر مار ڈالا۔اس کے خون سے اپنے برہنہ جسم کو تر کیا۔اور اس کے بعد کی باقی رسمیں اسی طرح انجام پائیں۔

میں خلاء سے نیچے کی جانب تیزی سے لڑھکتا گر رہا تھا پتہ نہیں کتنی دیر

www.pdfbooksfree.pk

تک میں اس خلاء سے اسی طرح گزرتا رہا' شاید ایک سیکنڈ یا پھر شاید صدیوں کا عرصہ لگا ہو!زمان اور مکان کی قید سے آزاد میں اس خلاء سے گرتا ہوا گزرا نیچے پہنچنے پر کیا کیا افتاد مجھ پر پڑی' مجھے اس طرح یاد ہے جس طرح کوئی بھیانک و پریشان خواب یاد رہتا ہے' اور جب میں سوچتا ہوں۔دہشت سے کانپ جاتا ہوں' جسم کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں' خوف کی سرد لہر جسم میں دوڑ جاتی ہے۔میں نحیف اور کمزور ہو جاتا ہوں لیکن کتنی عجیب بات ہے کہ اس خوف و دہشت کے باوجود میں ایک بار پھر اس جہنم کی سیر کرنا چاہتا ہوں۔جی چاہنے لگتا ہے کہ ایک بار پھر وہی سب باتیں دیکھوں' اور دہراؤں' شاید اس لئے کہ مجھے اس کی صحت پر شبہ ہے' کاش وہ حادثہ صرف ایک خواب پریشاں ثابت ہو۔!

آخر گرتے گرتے میں رکا' میں ایک کمرے میں تھا' جو خون کی طرح

سرخ تھا۔ سامنے ایک نرم اور آرام دہ کرسی پڑی تھی۔ میں اس پے بیٹھ گیا۔ ماحول میں موسیقی رچی ہوئی تھی۔ آس پاس خوبصورت لڑکیاں برہنہ رقص کر رہی تھیں' اپنے اپنے جسموں کے نشیب و فراز کو بے حیائی کے ساتھ وحشیانہ انداز میں نمایاں کر رہی تھیں۔ پھر وہ میری جانب اٹھیں۔ میں نے ان کے ہونٹوں کے گرم گرم لمس کو اپنے گالوں پر محسوس کیا۔ وہ سب بہت جذباتی انداز میں پیار کر رہی تھیں۔ پھر میں کرسی سے اٹھا اور ان کے ساتھ اس کمرے سے باہر نکلا۔ ہاتھوں میں ہاتھ دیئے ہم نہ جانے کتنے کمروں سے گزرے' اندر داخل ہوتے ہوئے' تھوڑی دیر رکے اور باہر آئے' ہر کمرہ کپکپی اور نفرت انگیز مناظر سے پر تھا بہت سے کمروں میں چڑیلیں اور بے ڈول مخلوق ایک دوسرے سے برسرپیکار تھیں۔ جن کے سر اور جسم بھیانک اور بدہیت شکل کے چمڑوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔ بعض

www.pdfbooksfree.pk

کمروں میں انسان اس خوفناک مخلوق کو اذیت دیتے ہوئے نظر آئے اور بعض میں خود انسان چڑیلوں اور ان بدہیت مخلوقوں کے شکار بنے دکھائی دیئے۔ بعض کمروں میں بھیانک اور بدہیت مخلوق' حسین اور خوبصورت عورتوں کے ساتھ وظیفہ جنسی کی ادائیگی میں مشغول تھی' یہ مناظر اتنے غلیظ اور فحش تھے کہ ان کا تصور بھی ایک گناہ ہے' ایسے غلیظ مناظر کسی غلیظ جادوگر کے ہی پیدا کردہ ہو سکتے ہیں۔

پھر میں نے "میری" کو وہاں دیکھا' اسے دیکھتے ہی اسے حاصل کرنے کی بے پناہ خواہش پیدا ہوئی۔ اس کے لئے اتنی شدید طلب مجھے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ میں اسے اپنی بانہوں میں جکڑنے کے لئے بے قرار ہو گیا۔ میں اضطراب کے ساتھ اس کی جانب لپکا' میں نے اسے پکڑنے کی کوشش تیز سے تیز تر کر دی' لیکن ہر بار وہ جھکائیاں دے گئی۔ کئی بار میں اسے فرگت میں لینے میں کامیاب بھی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ہوا لیکن وہ چالاکی سے نکل گئی' پھر وہ ہنسی' اسکی ہنسی نفرت انگیز اور ظالمانہ تھی۔

''میں دیوتا کے لئے ہوں۔'' وہ نفرت سے غرائی ''تم مجھے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے جب تک وہ اپنی خواہش پوری نہ کر لے۔'' وہ کسی جانب جا چکی تھی۔

اسی دوران رقاصہ لڑکیاں مجھے اپنے گھیرے میں لیکر پیار کرنے لگیں' ان کی حرکتیں اخلاقی سوز اور اشارے فحش ہوتے گئے۔ لمحہ بہ لمحہ حرکات میں شدت آتی گئی' حسین اور خوبصورت چہرے جنسی آگ کی تمازت میں اپنا روپ بدلنے لگے پھر اچانک ان کے چہرے خوفناک درندوں کے چہروں میں تبدیل ہو گئے!

مجھے ایک میز تک لے جایا گیا' اس پر لٹایا گیا۔ اچانک مجھے اتھاہ درد اور کوفناک اذیت کا احساس ہوا۔ میرے جسم کے اندر کوئی نشتر چبھو رہا

www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ میرے جسم سے گوشت کے جلنے کی بدبو آ رہی تھی۔ چھرے جسم کے آر پار ہو رہے تھے۔ کوئی کوفناک درندہ اپنا بھیانک جبڑا کھولے اپنے تیز دانتوں سے میرے جسم کو نوچ رہا تھا۔۔۔ درد۔۔۔ بے پناہ دور۔۔۔! کسی کے منتر جاپ کرنے کی آواز۔۔۔ پھر درد۔۔۔ غرمرائی درد۔۔۔ رقص۔۔۔ تاریکی۔۔۔

میرے چہرے پر کوئی تیز روشنی کا فوکس ڈال رہا تھا' میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو چھپا لیا' ایک سخت اور تیز آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔ کوئی کہہ رہا تھا' اٹھو!۔۔۔ یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟''

میں نے اپنے ہاتھوں کو آنکھوں سے الگ کیا۔ وائے حیرت! میں اس وقت اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا۔ میں نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا' بولنے کی کوشش کی' لیکن الفاظ منہ سے نہیں نکل سکے' ذہن خالی خالی

محسوس ہو رہا تھا۔ دماغ میں سنسناہٹ کی آواز گونج رہی تھی' کسی نے میرے اندر سے ساری قوتوں کو سلب کر لیا تھا۔

"فرینک تم بھی ادھر آ جاؤ! اس نوجوان نے یا تو کافی مقدار میں شراب پی رکھی ہے یا پھر کوئی دوسری نشہ آور شے استعمال کی ہے۔"

اس آواز نے تاریکی میں کسی کو مخاطب کیا' پھر بولا' شاید ہم دونوں کو ہی اسے سنبھالنا پڑے گا' ممکن ہے اس کے پاس کوئی چاقو یا پستول ہو۔۔۔"

"ٹھہریئے! ایک منٹ ٹھہریئے۔!" آخر بہ مشکل یہ الفاظ میری زبان سے ادا ہوئے۔

وہ دونوں پولیس کے آدمی تھے۔ انہوں نے مجھے گاڑی سے باہر کھینچا' میری تلاشی لی' ٹارچ کی مدد سے میری آنکھوں کی پتلیوں کا معائنہ کیا۔ کیرے منہ کو سونگھا' پھر ان میں سے ایک حیرت سے بولا۔

www.pdfbooksfree.pk

"العجب ثم العجب!" یہ نوجوان تو بالکل صاف ستھرا معلوم ہوتا ہے' شاید کسی دورے میں مبتلا ہو گیا ہو۔ خدا کی پناہ! معلوم ہوتا ہے درجنوں بار کسی زبردست مجمع کے پیروں تلے کچلا گیا ہے۔"

"میں ایک پارٹی میں تھا۔" میری آواز لڑکھڑا رہی تھی' تجربہ کار پولیس نے مجھے گھر لے جانے پر زور دیا اور جیسے ہی اس نے گاڑی گھمائی۔ میں نے دیکھا کہ گاڑی اس جگہ راستے کے کنارے کھڑی تھی' جہاں میں نے "میری" سے پہلی ملاقات کی شب کھڑی کی تھی۔ نیو آرلین واپس ہوتے وقت مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی۔

میرے اندر کمزوری انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ پورا جسم' دھلا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ راستے میں پولیس والوں نے اپنا خیال بدل دیا۔ اور مجھے اسپتال لے گئے' جہاں ڈاکٹروں نے میرا معائنہ کیا اور حیرت زدہ رہ گئے۔ معائنہ کے بعد' شراب یا کسی نشہ آور شے کے استعمال کرنے کا

کوئی نام ونشان نہیں ملا۔ میرے جسم سے سارا خون نکل چکا تھا۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کے دوران جسم میں کوئی نشان دیکھنے کی کوشش کی' لیکن بے سود۔

"اگر تھوڑا خون اور نکل جاتا تو موت یقینی تھی۔" ایک ڈاکٹر نے کہا۔

فوراً میرے والدین کو خبر کی گئی' ڈاکٹر میری حالت سمجھنے سے قاصر تھے' فوراً میرے جسم کے اندر کافی خون داخل کیا گیا۔ اس کے بعد ایک ماہ تک مجھے خون پیدا کرنیوالی غذاؤں پر اسپتال میں رکھا گیا۔ ڈاکٹر روزانہ میرا معائنہ کرتے۔ مجھ سے بار بار سوالات پوچھتے۔ آپس میں بحث ومباحثہ کرتے' پھر بھی وہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے۔ "میں میڈیکل جنرل میں اس کیس پر ایک تفصیلی مضمون لکھوں گا۔" ایک دن ایک ڈاکٹر نے اپنے ساتھی ڈاکٹر سے کہا۔

میں اپنی کہانی پر قائم تھا۔ میں نے بیان دیا کہ ایک لڑکی سے ایک

www.pdfbooksfree.pk

کلب میں میری دوستی ہوگئی' اور اسی کے ساتھ میں ایک پارٹی میں گیا لیکن وہاں پہنچنے سے قبل میں بے ہوش ہو چکا تھا' پھر مجھے کچھ معلوم نہیں۔"

آخر کار ڈاکٹر تھک ہار کر خاموش ہوا ہے' میں بھی اب صحت یاب ہو چکا ہوں' مجھے گھر آنے کی اجازت دیتے ہوئے ڈاکٹر نے کہا۔ "میڈیکل تاریخ میں تمہارا کیس ہمیشہ پراسرار نوعیت کا حامل رہے گا۔"

اسپتال سے آنے کے بعد' پہلی فرصت میں' میں کیفے گیا اور "میری" کے بارے میں معلوم کیا۔ لیکن "میری" کی جگہ اب ایک نئی لڑکی کام کر رہی تھی۔ "ہفتوں قبل وہ کام چھوڑ چکی تھی۔ وہ کہاں گئی۔ مجھے کوئی خبر ہیں' اور نہ اس کے بعد دوبارہ اس سے ملاقات ہی ہوئی۔" مینجر نے بتایا "میری" کا خاندان جس مکان میں رہتا تھا وہ بھی خالی ملا پوچھنے پر اس نے بتایا۔ "میری" اور اس کے خاندان کے لوگ ایک ماہ

قبل جا چکے ہیں۔ کہاں؟ یہ نہیں معلوم!"

ندی کے کنارے وہ آسیبی مکان بھی خالی ملا۔

میں نے اس واقعہ کو ایک خواب پریشاں سمجھ کر بھلا دینے کی کوشش کی لیکن بے سود۔

اس دوران میں ناگ دیوتا ووڈو" پر لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا۔ اب مجھے علم تھا کہ میرے جسم سے خون کہاں گیا تھا۔ آخر کار مجھے اس موضوع پر ایک ایسی کتاب ملی جس کو پڑھنے کے بعد میری راتوں کی نیند حرام ہو گئی۔ ووڈو کے پرستاروں کے عقیدے کے مطابق "گردان زومبی" یا ناگ دیوتا" ووڈو تازہ خون کا پیاسا ہوتا ہے۔ اس کتاب میں ایک جگہ لکھا تھا۔

"ووڈو" پوجا کے دوران اکثر بدی کی دیوی کو پرندوں اور جانوروں کی قربانی پیش کی جاتی ہے' اس قربانی کے خون سے کچھ دیر کے لئے

www.pdfbooksfree.pk

"ووڈو" دیوتا کو مطمئن کیا جاتا ہے' لیکن اسے انسانی خون کی بھی طلب ہوتی ہے اور جب اس کی پیاس بڑھ جاتی ہے تو ایک نوجوان مرد یا عورت کو چنا جاتا ہے اور اس کے اندر سے کافی مقدار میں خون نکال لیا جاتا ہے' خون نکالنے کا یہ کام کافی احتیاط سے کیا جاتا ہے تاکہ معمول مرنے نہ پائے' ووڈو کے پرستاروں کا دعویٰ ہے کہ ناگ دیوتا ایک بار جس کا خون پی لیتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے۔ "گردان زومبی" کا غلام بن جاتا ہے۔" جوں جوں میں آگے بڑھتا گیا خوف و دہشت سے میرے رونگٹے کھڑے ہوتے گئے' آگے لکھا تھا' ناگ دیوتا فوراً ہی اپنے غلام کو قبضہ میں نہیں کر لیتا بلکہ وہ مہینوں اور برسوں انتظار کرتا رہتا ہے' پھر وہ کسی مادی شکل میں زمین پر ظاہر ہوتا ہے۔ تاکہ اپنے غلام کو جس کا اس نے خون پیا تھا اپنے ساتھ لے جا سکے۔"

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

www.pdfbooksfree.pk

تاریکی کا دیوتا

میں ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہوں' رات کی تاریکی سے مجھے خوف معلوم ہوتا ہے۔ تاریک کونوں میں جانے سے میرے روح لرزتی ہے' رات کو معمولی معمولی آوازوں پر چونک پڑتا ہوں' خوفناک طوفان ہو یا بجلی کی کڑک مجھے سہمائے رہتے ہیں۔ تاریکی میں کسی متحرک سائے کو دیکھ کر دہشت کی سرد لہر میرے جسم میں دوڑ جاتی ہے' کیوں کہ مجھے علم ہے کہ وہ کسی دن آئے گا۔ اچانک تاریک خلاء نمودار ہوگا اور اپنی چیز اپنے ساتھ لے جائے گا۔

☆ ☆ ☆